مسعود الرحمٰن، فیصل آباد

وقت کی آواز

ظلم کا اندھیر ہے مسلم ترے کشمیر میں
ہے حیائے فاطمہؓ زخمی عدو کے تیر میں
جس کا بچپن ان فرشتوں سے کہیں معصوم ہے
وہ گلوں کی پتیاں پیوست ہیں شمشیر میں

بنت حوا کی نہیں محفوظ دیکھو آبرو
خون ہو کے رہ گئی ہے زندگی کی آرزو

"مثلِ جنت" ہو چکی ہے آگ کا بازار اب
موت بھی اس زندگی سے ہو چکی بیزار اب
جس کے دامن سے ملا دنیا کو احساس بہار
اس چمن کا پھول بھی لگتا ہے دیکھو خاراب

کون ہے اس کا مسیحا، عالم اسلام میں
پوچھتی ہے وہ بیچاری ماں کھڑی آلام میں

تو اے مسلم کیوں ابھی تک یوں کھڑا خاموش ہے
تیری غیرت کیوں ابھی تک خوف سے مدہوش ہے
روک لے بڑھ کر تو اس باطل کے یہ بڑھتے قدم
خون تجھ میں حیدریؓ پھر اس عمرؓ کا جوش ہے

آج تو خود کو ذرا یوں آزما کے دیکھ تو
زندگی اپنی کسی پہ تو لٹا کے دیکھ تو

منتظر کشمیر ہے مسلم تیری للکار کا
خوف اپنا تو بٹھا دشمن پہ اس تلوار کا
تجھ کو اب یہ سوچ کر جانا ہے اس طوفان میں
ہے سہارا تو فقط اس کشتی منجدھار کا

توڑنا ہے تجھ کو اب ظلم و ستم کے ساز کو
کاش تو سن لے کبھی اس وقت کی آواز کو

☆